بسم اللہ الرحمٰن الرحیم




إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسى أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

# روزنامہ الفضل لاہور

فون ۲۹۷۹

چندہ سالانہ بیرون پاکستان بتیس روپے صرف ★

فی پرچہ ۱ر ۔ سالانہ چندہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲/۸ روپے

جلد ۳۹/۵ | بدھ ۲۴ ربیع الاول ۱۳۷۰ھ ۳ صلح ۱۳۳۰ہش ۳ جنوری ۱۹۵۱ء | نمبر ۲


## اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲ جنوری (برقیہ) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ٹمپریچر آج کل کے مقابلے میں گر کر ۵ء۱۰۱ پر آگیا ہے ۔ باقی تکالیف بھی نسبتاً کم ہیں ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں ۔

### خاندان مسیح موعود میں تقاریب

ربوہ ۔ ۲ جنوری ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۷ دسمبر ۱۹۵۰ء کو اپنی تقریر سے قبل خاندان کے مندرجہ ذیل افراد کے نکاحوں کا اعلان فرمایا:

صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب سلمہٗ خلف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا نکاح مکرم مرزا رشید احمد صاحب کی صاحبزادی عزیزہ صبیحہ بیگم صاحبہ کے ساتھ

صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب خلف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کا نکاح نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صاحبزادی عزیزہ قدسیہ بیگم صاحبہ کے ساتھ ۔

میر محمد احمد صاحب خلف حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کا نکاح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی صاحبزادی عزیزہ امۃ اللطیف صاحبہ کے ساتھ

اللہ تعالیٰ ان تمام تقاریب کو بابرکت اور خاندان و سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے نافع بنائے ۔ آمین !

### سید اعجاز احمد صاحب کی آمد

لاہور ۔ ۲ جنوری ۔ مشرقی بنگال میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبلغ مکرم سید اعجاز احمد صاحب مولوی فاضل اگلے دن قادیان کے جلسے میں شمولیت کے بعد یہاں پہنچے ۔ اور ایک رات یہاں قیام کرنے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی زیارت کیلئے ربوہ تشریف لے گئے

## کوریا کمیشن کی مدد سے دستکشی

لیک سکیس ۔ ۲ جنوری ۔ امریکہ نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ اگر چینی کمیونسٹوں نے ۳۸ درجہ عرض بلد کے جنوب میں اپنا حملہ بند نہ کیا ۔ تو وہ اقوام متحدہ کے کوریا میں جنگ بند کرانے والے کمیشن کی حمایت چھوڑ دیگا ۔ امریکی نمایندے نے اس امر کی اطلاع آج ہندوستانی نمایندے کو دے دی ۔

# وزیر اعظم پاکستان کی انگلستان کو روانگی کے متعلق تاحال کوئی فیصلہ نہیں ہوا

کراچی ۔ ۲ جنوری ۔ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے وزیر اعظم پاکستان کی شمولیت کرنے کے سلسلے میں ابھی تک سرکاری طور پر کوئی اعلان نہیں ہوا ۔ آپ کسی صورت میں بھی آج لندن کے لئے روانہ نہیں ہو رہے ہیں ۔ ——— لندن ۔ ۲ جنوری ۔ آج برطانی کابینہ نے کانفرنس سے متعلقہ امور پر تادیر بحث کی ۔

لندن ۔ ۲ جنوری ۔ لندن کے ایک موقر روزنامہ ڈیلی ٹیلیگراف نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں اس بات پر زور دیا ہے کہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے کام میں جو تعطل پیدا ہو گیا ہے ۔ اسے اب بھی دور کیا جا سکتا ہے کانفرنس کو ان رکاوٹوں کو جلد از جلد دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ تاکہ خان لیاقت علی خاں بلا روک ٹوک شامل ہو سکیں ۔ اخبار مذکور نے مزید لکھا ہے کہ پاکستان آجکل بڑی دشواریوں کے دور سے گزر رہا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس مسئلہ کا حل جلد ہو ۔ جس پر اس کا اخلاقی اور قانونی حق فائق ہے ۔

## ظفر اللہ خان کا عزم لاہور

کراچی ۔ ۲ جنوری ۔ پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خان آج لاہور کے لئے روانہ ہو گئے ۔

**مظفر آباد** ۔ ۲ جنوری ۔ آج مظفر آباد میں آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا اجلاس آزاد حکومت کے سربراہ چودھری غلام عباس کی صدارت میں ہوا کمیٹی نے اس بات پر زور دیا ۔ کہ اگر سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر کا استصواب کے ذریعے سے حل کرانے میں ناکام ہو جائے ۔ تو کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے جہاد پھر شروع کر دیا جائے ۔

## نشتر میڈیکل کالج ملتان

ملتان ۲ جنوری ۔ نشتر میڈیکل کالج جس کی تعمیر کیلئے ۸ لاکھ ۸ ہزار روپے جمع ہو چکے ہیں ۵ ۔ ۶ سال کے اندر اندر مکمل ہو جائیگا اور اس میں ایک ہزار مریضوں کے لئے بستر بھی ہوں گے

## بس سروس کو قومی ملکیت بنانے کا بل منظور کر لیا گیا !

پشاور ۔ ۲ جنوری ۔ آج صوبہ سرحد کی مجلس قانون ساز نے اپنے سرمائی اجلاس میں صوبے بھر کی بس سروسوں کو قومی ملکیت میں لینے کے بل کی منظوری دے دی ۔ منظوری سے پہلے چیف منسٹر خان عبد القیوم خان نے اس بل کی غرض و غایت بتاتے ہوئے کہا ۔ کہ اس کا مقصد محض عوام کو سہولتیں بہم پہنچانا اور ذرائع حمل و نقل کو آسان ترین بنانا ہے ۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ پشاور سے راولپنڈی اور پشاور سے ایبٹ آباد کا سرکاری تجربہ بہت کامیاب رہا ہے ۔

## امداد باہمی کی ایشیائی فنی کانفرنس ختم ہو گئی

کراچی ۔ ۲ جنوری ۔ آج یہاں امداد باہمی کی ایشیائی کانفرنس ختم ہو گئی ۔ کانفرنس نے مزدوروں کے بین الاقوامی ادارے کے لئے سفارشات تیار کرنے کے بعد اجلاس کے خاتمے کا اعلان کر دیا ۔ سفارشات میں ایشیائی ملکوں میں امداد باہمی کی ترویج کا جائزہ لینے اور امداد باہمی کی قومی کونسلیں قائم کرنے کا ذکر ہے

## اساتذہ کے پراویڈنٹ فنڈ

لاہور ۔ ۲ جنوری ۔ حکومت پنجاب نے اساتذہ کے مشرقی پنجاب کی امداد باہمی کے اداروں کے پراویڈنٹ فنڈ کی رقوم کو پنجاب کے اداروں میں منتقل کرنے اور دوسروں کو ادا کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ یہ رقوم ادھر کے اداروں کی انتظامیہ کمیٹیوں کو منتقل کر دی جائیں گی ۔ جو استاد فوت ہو چکے ہوں یا ریٹائر ہو چکے ہیں ۔ وہ اپنی رقوم چیف آڈیٹر کوآپریٹو سوسائٹیز سے وصول کر سکتے ہیں ۔

**ڈھاکہ** ۲ جنوری ۔ باگے ایوارڈ کے مطابق مشرقی پاکستان کی ہوائی اور دریائی سروے شروع ہو رہی ہے ۔ اس سروے کے انچارج پاکستان و ہندوستان کے سرویر جنرل ہوں گے ۔

## دور دور سے

(سٹار نیوز ایجنسی)

**ٹوکیو** ۔ ۲ جنوری ۔ کوریا میں اشتراکیوں کی تیاری اپنے نقطہ عروج کو پہنچ گئی ہے ۔ چینیوں نے ۳۸ ویں خط متوازی پر گولہ اندازی شروع کر دی ہے ۔

**پیرس** ۔ ۲ جنوری ۔ اگر جرمنوں نے جنرل آئزن ہاور کی اوقیانوسی فوج میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا تو انہیں برطانیہ اور اتحادیوں کی خفیہ اطلاعات سے باخبر کر دیا جائے گا ۔

**دمشق** ۔ ۲ جنوری ۔ امریکہ میں ہنگامی حالات کا جو اعلان کیا گیا ہے ۔ اس پر شام کی منڈیوں میں شدید ردعمل شروع ہو گیا ہے ۔ دوسری باتوں کے علاوہ تاجر طویل عرصہ میں پوری ہونے والی ہنڈیوں کو لینے سے انکار کر رہے ہیں

**خرطوم** ۔ ۲ جنوری ۔ کراچی میں آبپاشی کی جو بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اس میں شرکت کیلئے سوڈان کے آبپاشی کے متعدد انجنیروں کو نامزد کیا جا رہا ہے ۔

# عرب سرحدوں کو محض انتظامی سہولتوں کیلئے ضروری حد بندی تصور کیا جائے

## عراقی وزیر اعظم کی عرب اتحاد کی اہمیت پر تقریر

بغداد ۔ ۲ جنوری ۔ ایوانِ نمایندگان کو خطاب کرتے ہوئے یہاں عراقی وزیر اعظم نوری السعید پاشا نے قریب ترین عرب اتحاد کی اہمیت پر بہت زیادہ زور دیا ہے ۔ آپ نے کہا ۔ تمام عربوں کی یہ متفقہ خواہش ہے ۔ کہ عرب سرحدوں کو محض انتظامی سہولتوں کے لئے ضروری حد بندی تصور کیا جائے ۔ عربوں کو عرب اور غیر ملکی علاقہ کی درمیانی سرحدوں کے متعلق البتہ یکساں پالیسی مرتب کرنی چاہیئے ۔ آپ نے کہا مصر کی جو سرحد عرب ملکوں سے نہیں ملتی ہے ۔ اسے عراقی سرحد تصور کرنا چاہیئے ۔ اور اسی طرح عراق کی ایسی ہی سرحد کو مصری اپنی سرحد تصور کریں ۔ عربوں کی خارجہ پالیسی ایسے جذبہ کے ساتھ مرتب ہونی چاہیئے جس سے ساری دنیائے عرب کے عزائم کی تکمیل ممکن ہو سکے ۔ آپ نے فلسطین کے سانحہ کا تفصیل کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے کہا ۔ اگر عربوں میں اختلاف جاری رہا ۔ تو ان کی طاقت بے جا طور پر صرف ہوتی رہے گی ۔ جس سے عربوں کے دشمن فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے ۔ مصر میں اس تقریر سے اضطراب ہے اور عرب لیگ کے حلقے اسے قبل از وقت تصور کرتے ہیں ۔


مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

# سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان

میں

# جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

## دوسرے دن کی مختصر روئداد

نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

### پیشگوئی المصلح الموعود

قادیان ۲۷ دسمبر۔ آج پونے دس بجے صبح جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی مولوی فاضل نے پیشگوئی مصلح موعود کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا یہ ایک بہت بڑا ثبوت ہے کہ اللہ تعالےٰ اسلام کے سچے متبعین سے آج بھی ہمکلام ہوتا ہے اور انہیں قبل از وقت غیب کی خبروں سے مطلع کرتا ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس چیلنج کا ذکر کیا کہ کوئی شخص اللہ تعالےٰ کے اذن سے غیب کی خبریں بتانے میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور پھر بطور مثال مصلح موعود کے متعلق حضور علیہ السلام کی پیشگوئی کو تفصیلی طور پر بیان کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح پیشگوئی کی ایک ایک شق نہایت واضح طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے وجود باجود میں پوری ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو غیب کی خبریں ظاہر کی ہیں ان پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور کے اس رویا کو بھی آپ نے پیش کیا۔ جس میں قادیان سے ہجرت اور نئے مرکز کے قیام کی اطلاع دی گئی تھی۔ اور اس طرح ثابت کیا کہ حضور اللہ تعالےٰ کی ہستی اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہیں۔

### اخلاق کے متعلق اسلامی تعلیم

آپ کے بعد مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے ناظر تعلیم و تربیت نے اخلاق کے متعلق اسلامی تعلیم کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے مذہب کی حقیقت اور اس کی اغراض کی وضاحت کی۔ پھر بتایا صدقہ و خیرات رحم و محبت کی تعلیم تو ہر مذہب میں موجود ہے۔ لہٰذا ان امور کو کسی مذہب کی اخلاقی تعلیم کی برتری کا ثبوت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جب تک کہ تفصیل کے ساتھ اس امر کا جائزہ نہ لیا جائے کہ وہ اچھے کام کرنے اور برے کاموں سے روکنے کے کونسے ذرائع تجویز کرتا ہے۔

آپ نے اسلامی تعلیم کی روشنی میں اخلاق کی تعریف بتائی۔ اور پھر اچھے اخلاق اختیار کرنے اور برے اخلاق سے بچنے کے ذرائع بتائے۔ پھر تمدن کے متعلق اسلامی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ امیر اور غریب میں اس زمانے میں جو فرق اور امتیاز پیدا ہو گیا ہے۔ اسلام کس طرح اسے دور کرتا ہے۔ اس ضمن میں ورثہ سود اور زکوٰۃ کے اسلامی احکام پیش کئے۔ آخر میں آپ نے تاریخ اسلام میں سے اسلام کی اخلاقی تعلیم پر کامیابی کے ساتھ عمل کرنے کی مثالیں پیش کیں اور برادران وطن کو دعوت دی۔ کہ وہ ان امور پر عمل کر کے اپنی موجودہ مشکلات کو دور کریں۔

### جماعت احمدیہ کی مخصوص تعلیم

ملک صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مولوی برکات احمد صاحب بی۔ اے ناظر امور عامہ کا مقالہ "جماعت احمدیہ کی مخصوص تعلیم مذہبی و سیاسی اعتبار سے" کے موضوع پر مکرم میر رفیع احمد صاحب نے پڑھا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں احمدیت کی غرض و غایت کی وضاحت کی اور بتایا کہ دراصل حقیقی اسلام ہی کا نام احمدیت ہے۔ پھر آپ نے احمدیت کی امتیازی خصوصیات کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ احمدیت کوئی ایسی تعلیم یا عقیدہ پیش نہیں کرتی۔ جو عقل کی کسوٹی پر پورا نہ اترے۔ وہ صرف عقیدہ اور خیال کو کافی نہیں سمجھتی۔ جب تک کہ عملی زندگی میں بھی اس پر عمل نہ کیا جائے۔ وہ ہر حالت میں امن پسندی اور حکومت وقت کے قوانین کا احترام کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔ وہ تمام پیشوایان مذاہب کا احترام سکھاتی ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک دنیا کی ہر قوم اور ہر خطے میں خدا کے نبی اور اوتار مبعوث ہوئے ہیں۔ وہ ایسے اصول پیش کرتی ہے۔ جن سے ان محرکات کا قلع قمع ہوتا ہے۔ جو گناہ پر آمادہ کرتے ہیں۔ احمدیت نے عمل کے میدان میں رواداری انصاف اور امن پسندی کا جو ثبوت دیا ہے۔ اس کے اعتراف میں آپ نے کئی غیر مسلموں کے حوالے پیش کئے اور ثابت کیا کہ اسلام اور احمدیت کی یہی امتیازی تعلیم دنیا میں امن و سلامتی کی ضامن ہو سکتی ہے۔

مولوی برکات احمد صاحب کا مقالہ ختم ہونے پر یونس احمد صاحب اسلم نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وہ نظم دوبارہ پڑھی۔ جو حضور نے اس تقریب کے لئے رقم فرمائی تھی۔ ویسے تو نظم کا ہر شعر قلوب میں رقت اور سوز و گداز پیدا کر رہا تھا۔ مگر جب حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے فرمانے پر یہ شعر تین بار دہرایا گیا کہ ؎

نکالا مجھے جس نے میرے چمن سے
میں اس کا بھی دل سے بھلا چاہتا ہوں

تو احباب پر عجیب کیفیت طاری ہو گئی۔ آنکھوں سے بے اختیار آنسو رواں تھے۔ اور دل کی گہرائیوں سے یہ دعا نکل رہی تھی کہ ؎

جلد شاہِ قادیان تشریف لائے قادیان

### امن عالم اور اسلام

نظم کے بعد مکرم مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ متعینہ کلکتہ نے "امن عالم اور اسلام" کے موضوع پر تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے دنیا کی موجودہ بے چینی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام نے حکومت اور رعایا کے فرائض ایسی عمدگی سے پیش کر دیئے ہیں کہ اگر ان پر عمل کیا جائے تو دنیا کے تمام پیچیدہ مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ قرآن مجید حکومت کو ایک امانت قرار دیتا ہے۔ تعلیم۔ خوراک۔ لباس اور ذریعہ معاش مہیا کرنا اور عدل و انصاف کرنا حکومت کے فرائض میں داخل ہے۔ اس کے بالمقابل حکومت کے احکام کی پابندی اور اپنی شکایات اور اختلافات کو قانون کے اندر رہ کر رفع کرنے کی کوشش کرنا رعایا کے فرائض میں داخل ہے۔ غرض آپ نے مضبوط دلائل کے ساتھ ثابت کیا کہ اسلامی تعلیم پر عمل کرنے سے یقیناً دنیا میں مستقل اور پائیدار امن قائم ہو سکتا ہے آپ کی تقریر کے بعد نماز ظہر و عصر کے لئے اجلاس برخاست ہوا۔

### دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس اڑھائی بجے زیر صدارت حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم "درویشان قادیان سے خطاب" پڑھی گئی۔

اس کے بعد مکرم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری نے مودودی صاحب کی جماعت اسلامی اور اس کی حقیقت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے جماعت اسلامی کے اس نظریہ کی تردید کی کہ اسلام قوت اور جبر کے ساتھ حکومت قائم کرنے تبدیلی مذہب کی آزادی کو سلب کرنے کی تعلیم دیتا ہے

(باقی صفحہ ۔۔)



## حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا پیغام ہندوستان کے احمدی احباب کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

برادران قادیان! خواہ آپ قادیان میں رہائش رکھتے ہیں یا کہ باہر سے آئے ہوئے مہمان ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اس وقت اعصابی تکلیف کی وجہ سے میں کوئی لمبا پیغام نہیں لکھ سکتا۔ مگر اس مقدس اجتماع کے موقعہ پر جو قادیان کے موجودہ دور کا غالباً چوتھا اجتماع ہے آپ صاحبان کی خدمت میں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

کا ہدیہ ارسال کرتا ہوں۔ اور دراصل اس مختصر ہدیہ میں ہی ایک مومن کا سارا پیغام آ جاتا ہے اس مبارک تحیہ میں جو مسلمانوں کے لئے ایک دوسرے کو پیش کرنے کے واسطے مقرر کیا گیا ہے۔ تین دعائیہ الفاظ رکھے گئے ہیں یعنی

سلام ۔۔۔ اور ۔۔۔ رحمت ۔۔۔ اور ۔۔۔ برکات

سلام کے لفظ میں تمام ان ارضی اور سماوی آفات سے حفاظت کی دعا ہے۔ جو ایک انسان کو دنیا اور آخرت کے سفر میں پیش آ سکتی ہیں۔ اور رحمت کے لفظ میں اللہ تعالےٰ کے ان انعاموں کی طلب ہے جو عفو اور بخشش اور اکرام کے رنگ میں خدا کی طرف سے بندوں پر نازل کئے جاتے ہیں۔ اور برکات کے لفظ میں ان انوار کی طرف اشارہ ہے جو لوگوں کی بظاہر ناچیز اور حقیر مساعی کو ایک بیج کی طرح ترقی دے کر اولاً ایک درخت اور پھر ایک وسیع اور شاداب باغ یعنی جنت کی صورت دے دیتے ہیں۔ پس اے میرے عزیزو اور بھائیو اور بزرگو! آپ سب کو میری طرف سے سلام اور رحمت اور برکات کا تحیہ پہونچے کہ یہی ہم سب کی زندگیوں کا مقصد و منتہیٰ ہے ہم اس وقت بظاہر ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ لیکن اصل اتحاد روح کا ہوتا ہے نہ کہ جسم کا۔ اور جب ہماری روحیں ایک دوسرے سے متحد ہیں۔ تو جسموں کی ظاہر دوری کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ بلکہ روحوں کے مزید قرب کی بنیاد بنتی ہے۔ پس اس عارضی اور ظاہری دوری سے دلگیر مت ہو کہ خدا کی نظر میں اصل چیز کام ہے نہ کہ مقام میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر آپ لوگ اس کام کی طرف پوری پوری توجہ دیں گے۔ جو خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ذمہ ڈالا ہے۔ اور اپنے عمل سے خدائی سلام اور رحمت اور برکات کے جاذب بنیں گے تو ہمارا آسمانی آقا اپنے فضل سے مقام کے مسئلہ کو بھی جلد حل فرما دے گا۔ کیونکہ جو قوم ساری دنیا میں صداقت کو غالب کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ وہ زیادہ دیر تک اس صداقت کے دائمی مرکز سے محروم نہیں رہ سکتی۔ سلام اور رحمت اور برکات کا مجسمہ بنتے ہوئے تبلیغ اور تربیت کی طرف توجہ دو کہ اسی میں آپ کی ساری جدوجہد اور اسی میں آپ کی کامیابی کا راز ہے۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد از ربوہ ۲۳ دسمبر ۱۹۵۰ء بوقت شب

روزنامہ — الفضل — لاہور

۳ جنوری ۱۹۵۱ء

# دشمنانِ احمدیت اور وزارتِ خارجہ



ہم نے ان کالموں میں مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے متعلق جب کبھی کچھ لکھا ہے تو وہ اصولی طور پر لکھا ہے۔ اور ہمیشہ متانت سے لکھا ہے اور اس غرض سے لکھا ہے کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت جن مغالطوں میں مبتلا ہے وہ خود بھی ان کی اصلاح فرمائیں اور عامۃ المسلمین بھی ان مغالطوں میں نہ پڑیں۔ اس لئے ہم نے ہمیشہ آپ کے مسلمات کو ہی پیش کیا ہے۔ اور ان کی جو عبارتیں اپنے مضامین میں نقل کی ہیں ہمیشہ ان کے وہی معنے لینے کی کوشش کی ہے۔ جو خود مودودی صاحب یا ان کے ترجمان لیتے ہیں۔ ہم نے ہمیشہ یہی کوشش کی ہے کہ ان کی عبارتوں سے ہم کوئی خود ساختہ مطلب ایسا پیدا نہ کریں۔ جس کو وہ خود نہ مانتے ہوں۔ اس سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ گو ہم نے ان کے مسلمہ مطالب سے ایسے نتائج ضرور نکالے ہیں جو اسلامی اصولوں کے خلاف ہوتے ہیں۔ اور لادینی اصولوں سے ملتے جلتے ہوتے ہیں۔ مگر ایسے نتائج نکالنے کے لئے ہم نے ان کی عبارتوں کے معنے کبھی نہیں لئے۔ جو وہ خود نہ لیتے ہوں۔

بے شک ہم نے مودودی صاحب اور ان کے ترجمانوں کی فکری غلطیاں واشگاف کی ہیں۔ مگر ہم نے کبھی یہ نہیں کیا کہ ان کے فکر کو کوئی ایسا لباس پہنایا ہو۔ جو وہ خود اسکو نہ پہناتے ہوں۔ کبھی ان کی ایسی قیمت نہیں لگائی۔ جو وہ خود نہ لگاتے ہوں ہم نے ان کے افکار کو انہی کے مسلمہ اقدار سے جانچا تولا ہے۔ اور اسلامی اصولوں کے ترازو پر ان کے افکار کا کم عیار ہونا ثابت کیا ہے۔ اور دکھایا ہے کہ ان کا فکر اسلام کی تعلیم سے ہٹا ہوا ہے۔ اور موجودہ مغربی لادینی تحریکوں سے مقتبس ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے یہ محض اصلاح کی غرض سے کرتے ہیں نہ کہ دشمنی کی غرض سے اس بارے میں ہماری نیت بالکل صاف ہے۔

ہم نے آج تک جو کچھ لکھا ہے دیانتداری سے لکھا ہے۔ اصولی نقطۂ نظر سے لکھا ہے۔ متانت سے لکھا ہے۔ ایک بات کو اصولاً غلط سمجھتے ہوئے اس کی تردید کی ہے۔ محض تردید کے لئے تردید نہیں کی۔ ہم نے مودودی صاحب کے اصولوں کی مخالفت میں جو کچھ لکھا ہے اس لئے لکھا ہے کہ ہماری دانست میں انہوں نے اسلام کو غلط سمجھا ہوا ہے اور غلط طریق سے اسکو پیش کر رہے ہیں۔ ان کا طریق کار نہ تو اسلامی ہے۔ اور نہ موجودہ حالات میں مسلمانوں کے لئے مفید ہے۔ وہ مسلمانوں کی غلط راہ نمائی فرما رہے ہیں۔ اور ان کو ایسی سمت لے جا رہے ہیں جو اسلام کی منزل مقصود نہیں ہے۔ ہم نے کبھی اس لئے نہیں لکھا کہ مسلمان مودودی صاحب اور ان کی جماعت سے محض ظنون واوہام کی وجہ سے بدظن ہو کر ان کی باتیں نہ سنیں بلکہ اس لئے لکھا ہے کہ مسلمان ان کی باتوں کا صحیح وزن کریں۔ اور اسلام اور ان کے افکار میں جو تضاد ہے اسکو معلوم کر لیں۔ ہم نے کبھی عوام کے جذبات کو بھڑکانے کی غرض سے ان کے خیالات کو کبھی ایسا جامہ نہیں پہنایا۔ جو عوام کو وقتی طور پر بھڑکا سکتا ہو۔ ہم نے ہمیشہ ان کے خیالات کی وہ قیمت لگانے کی کوشش کی ہے۔ جو ہمارے نزدیک اصولاً ان کی ہونی چاہئے۔ ہم نے ہمیشہ مزاح اور تمسخر سے پرہیز کیا ہے۔ اور خدا کے فضل سے کبھی اسلامی اخلاق کے دامن کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

اس کے برخلاف ہمیں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اگرچہ ہم نے کھلے کھلے الفاظ میں مودودی صاحب کے ترجمانوں کو اسلامی اخلاق کی طرف دعوت دی ہے۔ اور اصولی طور پر سوچنے کی ترغیبات دی ہیں۔ مگر ان کی طرزِ گفتگو نہیں بدلی۔ اور وہ احمدیت یا احمدیوں پر تنقید کرتے وقت وہی طریق اختیار کرتے رہے ہیں۔ اور آج تک اختیار کئے ہوئے ہیں جو طالبانِ حق کا طریق نہیں ہوتا۔ مودودی صاحب کے ترجمان ہمیشہ تمسخر و استہزا کو متانت پر اور جذبات انگیزی کو اصولی بحث پر ترجیح دیتے رہے ہیں اور باوجودیکہ ان اعتراضات کے بارہا جواب دئیے جا چکے ہیں جو شروع سے ہی علمائے سوء احمدیت اور احمدیوں پر کرتے چلے آئے ہیں۔ وہ ہمیشہ احمدیوں کے مافی الضمیر کو تو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور سستی اتہام طرازی اور نفرت انگیزی کا شیوہ جو عوام کے دلوں میں احمدیوں اور احمدیت کے خلاف غلط فہمیاں پیدا کرے پسند فرماتے ہیں ہمیں افسوس کے ساتھ اس ضمن میں یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ ان کا اس بارے میں رویہ احراری لیڈروں کے رویہ سے ممیز نہیں ہوتا۔ ہم ایک تازہ مثال پیش کرتے ہیں۔ معاصر "نوائے وقت" نے "پاکستان کی خارجہ پالیسی" کے زیرِعنوان ایک مقتدرانہ افتتاحیہ پچھلے دنوں شائع کیا ہے ہمیں معاصر کے خیالات سے قطعاً اتفاق نہیں ہے اور ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس مقالہ کی محرک کیا چیز ہے۔ لیکن جہاں تک معاصر کے طرزِ بیان کا تعلق ہے اسکو ہم ایک حد تک اصولی کہہ سکتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ اس کا استدلال اور نتائج غلط ہوں۔

مودودی صاحب کے ترجمان "کوثر" نے اپنی اشاعت ۱۷ دسمبر ۱۹۵۰ء میں "پاکستان کی خارجہ پالیسی کا تجزیہ" کے زیرِعنوان ایک نوٹ تحریر کیا ہے جس میں معاصر "نوائے وقت" کے مقالہ کا ملخص دینے کے بعد مدیر صاحب کوثر فرماتے ہیں۔

"معاصر نے پاکستان کی خارجہ پالیسی کا جو تجزیہ کیا ہے اس میں کافی وزن ہے۔ اور قدرتی طور پر اس ناکام پالیسی کی ذمہ داری وزیر خارجہ پر عائد ہوتی ہے۔ چوہدری ظفراللہ خان کے تقرر کے وقت ہی ہم نے وہ اسباب بیان کر دئیے تھے۔ جن کی بناء پر ان کا تقرر اس وزارت پر سب سے زیادہ غیر موزوں تھا۔

(۱) قادیان بھارت کے قبضہ میں ہے۔

(۲) ایک قادیانی پورے عالمِ اسلام کو کافر سمجھتا ہے۔

(۳) ایک قادیانی ان پچاس الماریوں کو فراموش نہیں کر سکتا جن میں برطانیہ کی ملکہ اور اس کی اولاد کی اطاعت اور وفاداری کی تبلیغ کی گئی ہے۔

(۴) قادیانی ذہنیت خوشامد پیشہ اور اقتدار پرست ہوتی ہے۔ اقوامِ آزاد اس افتادِ طبع کو ناپسند کرتی ہیں۔"

اگرچہ ہمیں معاصر نوائے وقت سے بھی اختلاف ہے مگر جو کچھ اس نے لکھا ہے اصولی انداز سے لکھا ہے مگر کوثر کے مدیر محترم نے جو کچھ اس پر زیادتی فرمائی ہے اپنی ذہنیت کے مطابق فرمائی ہے۔ جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔ یہ ..... یہی ہیں جو دشمنانِ احمدیت شروع سے مسلمان عوام کو احمدیت کے خلاف مشتعل کرنے کے لئے ملک میں پھیلا رہے ہیں۔ یہ وہی جھوٹی باتیں ہیں جن کو احراری مولوی اور لیڈر افتراؤں اور کذب بیانیوں کے قوس قزحی رنگ چڑھا چڑھا کر اپنی کانفرنسوں میں بیان کرتے ہیں۔

ہمیں کس قدر افسوس ہے کہ "کوثر" اس جماعت کا ترجمان ہے جو "دعوت اسلامی کی داعی" ہونے کا دعوےٰ بہانگ دہل کر رہی ہے۔ جس کا دعوےٰ ہے کہ وہ صالحین کی قیادت برسرِ اقتدار لانا چاہتی ہے۔ جو تجدید احیائے دین کی مدعی ہے۔ کیا یہی اسلامی اخلاق ہے جو یہ مودودی صاحب کا ترجمان مسلمانوں میں از سرِنو زندہ کرنا چاہتا ہے۔ کہ محض عوام کو جماعت احمدیہ کے خلاف برانگیختہ کرنے کے لئے سرتاپا غلط الزامات جماعت پر اور اس کے ارکان پر لگا دئیے جائیں۔ اور سر ظفر اللہ کی خدمات پر جو اس نے پاکستان کے لئے کی ہیں۔ جن کے معترف نہ صرف پاکستان کے مسلمان ہیں بلکہ تمام اسلامی دنیا معترف ہے۔ اس سر ظفر اللہ کی ان خدمات پر جو اس نے پاکستان اور اسلام کے لئے یو۔ این او میں سرانجام دی ہیں۔ اور کہنے والوں نے یہاں تک کہا ہے کہ اس کی تقریریں قرآن کریم کی آیات سے مملو ہوتی ہیں۔ جس نے اپنے اسلامی اخلاق کے مظاہرہ سے نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ غیر مسلموں کو بھی متاثر کیا ہے۔ اس کی خدمات پر صرف اس کے "قادیانی" ہونے کا نام رکھ کر پانی پھیر دیا جائے۔ وہ ظفر اللہ جس کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ اس نے پاکستان کو نقشہ پر ثبت کیا۔ ہے محض نوائے وقت کی وقتی اور جانبدارانہ تنقید کو بہانہ بنا کر اس کے خلاف اپنے اس تعصب اور کینہ کا زہر اگلا جائے جو احمدیت کے خلاف مدیر کوثر کے دل میں بھرا ہوا ہے۔ کیا یہی اسلامی صحافتی اور سیاسی دیانتداری ہے۔

قادیان اگر بھارت میں واقعہ ہے تو کیا مسلمانوں کے سینکڑوں مقدس مقامات بھارت میں نہیں رہ گئے۔ کیا تمام مسلمانوں پر یہ بے غیرتی کا الزام نہیں ہے کہ صرف احمدی تو اپنے مقدس مقام کے لئے غیرت رکھتے ہیں۔ مگر وہ اپنے سینکڑوں مقدس مقامات کے لئے کچھ بھی غیرت نہیں رکھتے۔ پھر کیا بھارت میں کروڑوں مسلمان موجود نہیں ہیں۔ کیا یہ باقی پاکستانی مسلمانوں پر الزام نہیں آتا کہ اگر موجودہ وزیر خارجہ کی پالیسی ایسی ہے۔ تو اس کی وجہ تو اس کی قادیان سے محبت ہے۔ مگر اس کی جگہ اگر کوئی دوسرے فرقۂ اسلام کا معتقد وزیر خارجہ ہوتا۔ تو وہ ان کروڑوں مسلمانوں کی بہبودی کے خیال سے بالکل آزاد ہو کر بھارت کے متعلق پاکستان کی خارجہ پالیسی وضع کرتا۔

ہم یہ نہیں مانتے کہ پاکستان کی موجودہ خارجہ پالیسی کا ذمہ وار صرف ظفر اللہ خان ہے۔ جو لوگ کچھ بھی سیاسی بصارت رکھتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ کسی ملک کی خارجہ پالیسی اس ملک کی عام سیاسی پالیسی کا ہی نتیجہ ہوتی ہے۔ شخصی اثر صرف پیش کرنے کے طریق کار پر ہوتا ہے۔ اور چوہدری ظفر اللہ خان کا طریق کار ایسا ہے کہ نوائے وقت بھی جس کا رطب اللسان رہا ہے۔ اور سوائے احراریوں اور ان کے ہم نواؤں کی کذب طرازیوں کے اس کے خلاف آج تک کسی نے کچھ نہیں کہا۔ صرف انہوں نے کچھ کہا ہے۔ جن کے دلوں میں "قادیانی" کا لفظ کانٹا بن کر چبھا ہوا ہے۔ جن میں "کوثر" کے مدیر محترم اور مودودی صاحب کے دوسرے ترجمان بھی شامل ہیں۔ اور دوسرے دشمنانِ احمدیت بھی جن کو احمدیت کی ترقی کا حسد کھائے جاتا ہے (باقی)

# جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر علماء سلسلہ احمدیہ کی تقاریر

## ۲۷ دسمبر ۱۹۵۰ء (بمقام ربوہ) بروز بدھ تیسرا اجلاس

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

اجلاس اول کی کارروائی ٹھیک دس بجے مکرم مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر امیر جماعت احمدیہ ضلع سرگودھا کی صدارت میں شروع ہوئی اور تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد سب سے پہلی تقریر صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے "دنیا کی اقتصادی مشکلات کا حل اسلام کی رو سے" کے موضوع پر فرمائی

### مرکزی نقطہ غربت

تقریر کو شروع کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا۔ دنیا کی تمام اقتصادی مشکلات اپنے مرکزی نقطہ غربت کے گرد چکر لگاتی ہیں اور اسلام جو اقتصادی نظام دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس کا بڑا مقصد امیر و غریب کے امتیاز کو مٹانا ہے۔ یہ ایک ایسا نظام ہے۔ جس میں ہر فرد بشر کی ضروریات زندگی پوری کی جاتی ہیں۔ یتیم در در کی ٹھوکریں نہیں کھاتا۔ بیوائیں لوگوں کے سامنے دست سوال دراز نہیں کرتیں اور بڈھوں اور اپاہجوں کو بھیک نہیں مانگنی پڑتی۔ اس نظام میں غربت کی گود میں جہالت پروان نہیں چڑھتی۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کی گدڑیوں میں لعل بھی ملتے ہیں اور عزت نفس سے مالا مال بھی۔ نہ یقین آئے تو مساجد کی ایک شہادت ہی پر نظر دوڑا دیکھئے جہاں غربت کے پہلو میں امیر سر جھکائے اور غریب کے پاؤں پر امیر سر رکھے ہوئے اپنے رب کے حضور نذر عقیدت پیش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ اسلام کے اقتصادی نظام کے بعض پہلوؤں پر میں گذشتہ سال بھی کچھ روشنی ڈال چکا ہوں۔ امسال بھی اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ آج میں ٹیکسیشن کی شق کو ذرا وضاحت کے ساتھ بیان کرنے کی کوشش کروں گا

### اسلامی نظام تحصیل کی خصوصیات

اس کے بعد حضرت میاں صاحب نے اسلامی حکومت کے ذرائع آمد کی ایک ایک شق کو لے کر اس کی تائید میں احادیث صحیحہ پیش کرنی شروع کیں آپ نے فرمایا۔ ٹیکس عائد کرنے کے سلسلے میں سب سے پہلے ہمیں ایسی رقم کا نام آتا ہے جو کسی کو اتفاقیہ دفینے کی شکل میں ملے۔ اسلام نے اس پر ۲۰ فیصدی ٹیکس عائد کیا ہے۔

اسلام کی رو سے حکومت اسلامی کا دوسرا ذریعہ آمد یعنی مالیہ (زمین) کی پیداوار پر ٹیکس ہے۔ اس پر کل پیداوار کا دسواں یا بیسواں حصہ ٹیکس لگایا ہے۔ بشرطیکہ وہ ایک خاص مقدار سے کم نہ ہو تیسرا ٹیکس اسلام نے چوپاؤں پر لگایا ہے بشرطیکہ وہ مقررہ تعداد سے کم نہ ہو۔ اونٹوں پر چار فیصدی گائیوں پر ۲ ۱/۲ فی صدی اور بھیڑوں بکریوں پر ایک فی صدی۔ چوتھا ٹیکس اسلام نے معدنی دولتوں پر عائد کیا ہے جو ۲ ۱/۲ فی صدی سے لے کر ۲۰ فی صدی تک ہے۔ پانچواں ٹیکس اسلام نے تجارتی اموال مکانوں کے کرایوں اور کارخانوں پر عائد کیا ہے جو ۲ ۱/۲ فی صدی کی شرح سے لیا جاتا ہے۔ یہ راس المال اور نفع کو ملا کر لیا جاتا ہے۔ چھٹا ٹیکس زکوٰۃ الفطر ہے۔ یعنی افراد پر لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ صرف صاحب نصاب لوگوں پر فرض ہے۔ ساتواں ٹیکس غیر مسلموں پر ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ جزیہ اور خراج۔ جزیہ ۱۲ اور ۲۴ اور ۴۸ درہم کی شرح سے اور خراج ۲۵ فی صدی کی شرح سے لیکن خراج چونکہ زمین پر لیا جاتا ہے لہذا اس میں مسلم و غیر مسلم کی تفریق اڑ جاتی ہے۔ آٹھواں ٹیکس پہلے سات ٹیکسوں کی آمد کی کمی کو پورا کرنے کے لئے لگایا جا سکتا ہے اور نواں قرض بلا سود۔ چونکہ یہ قرض بغیر سود کے ہوگا۔ اس لئے تمام خرابیوں سے پاک ہوگا اور امیر و غریب کی تفریق کا سوال پیدا ہونے کا اندیشہ نہ رہے گا۔ اسلام میں دسواں ٹیکس درآمد برآمد پر محصول ہے۔

ہر ٹیکس کے عاید کرنے کا احادیث سے جواز پیش کرنے بعد ٹیکسوں کے عاید کرنے کی اصل غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے ان کی خصوصیات بیان کیں۔

### خصوصیات

آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا ٹیکسوں کی اصل غرض حکومت کے مصارف کے لئے کافی مقدار میں رقم جمع کرنا ہے۔ اگر کسی حکومت کے محاصل ناکافی ہوں گے تو اس کا نظام تحصیل ناقص ہوگا۔ ہنگامی حالات میں حکومتیں قرض بھی لیتی ہیں۔ اور ٹیکسوں کو بڑھاتی بھی ہیں۔ لیکن ضروری ہے کہ عام حالات میں عام ٹیکس ہی عاید ہونے چاہئیں بعض کہ اسلامی ٹیکس یا زکوٰۃ بہت کم آمد پیدا کرتے ہیں۔ میرے نزدیک درست نہیں۔ میرے خیال میں عام حالات میں یہ حکومت کے اخراجات کے متحمل ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر پنجاب کے ۵۱-۱۹۵۰ء کے سالانہ بجٹ کو ہی لے لیجئے۔ اس میں زمین سے کل آمد ۴ کروڑ بہتر لاکھ بیاسی ہزار دکھائی گئی ہے۔ اس میں نہروں وغیرہ کا خرچ دو کروڑ ستاسی ہزار ہے گویا خالص آمد ایک کروڑ پچاسی لاکھ بہتر ہزار روپے ہے۔ ایک اور مثال ملاحظہ فرمائیے ۴۹-۱۹۴۸ء میں پنجاب میں کل پیداوار دو ارب ستائیس کروڑ انتالیس لاکھ ستر ہزار کی ہوئی جس کا عشر یعنی زکوٰۃ کی آمد بائیس کروڑ تہتر لاکھ روپے بنتی ہے۔ اور اگر چاہی اور بارانی کے لحاظ سے کمی بیشی بھی کر لی جائے اور صاحب نصاب اور غیر صاحب نصاب کے مطابق آمد کم کر دی جائے تو بھی کم از کم آمد ۱۷ کروڑ خالص بنتی ہے۔ جو موجودہ آمد سے ۹ گنا زیادہ ہوگی یا دوسرے الفاظ میں پنجاب کی کل آمد کے برابر

### دوسری خصوصیت

دوسری خصوصیت اچھے نظام کی یہ ہونی چاہیئے کہ وہ نہ بہت سادہ ہو اور نہ اتنا پیچیدہ۔ چاہیئے یہ کہ چند ٹیکس سوچ سمجھ کر عاید کر دیئے جائیں۔ جن سے ملک کا اکثر حصہ جمع ہو جائے اس معیار پر سوائے اسلامی ٹیکسوں کے کوئی اور اقتصادی نظام پورا نہیں اترتا۔ اسلامی اقتصادی نظام کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ اس نے سوائے زکوٰۃ عامہ یا ہنگامی حالات کے غرباء کو ٹیکسوں سے مستثنیٰ قرار دیا ہے اور اسلام نے کسی ایسے ٹیکس کی اجازت نہیں دی جو غرباء کی تکالیف میں اضافے کا موجب بنے۔ مثال کے طور پر اسلام کے اقتصادی نظام میں ضروریات زندگی مثلاً اجناس، کپڑا اور دوا وغیرہ پر سیلز ٹیکس ممنوع ہے۔ اسلام کے اقتصادی نظام کی چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ یہ غربت و امارت کو ایک دوسرے میں ختم کرتا ہے اور ہر خرچ میں اسراف سے احتراز کی تلقین کرتا ہے۔

### پانچویں خصوصیت

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے حضرت میاں صاحب نے اسلام کے اقتصادی نظام کی پانچویں خصوصیت یہ بیان کی کہ یہ نظام پس انداز کرنے میں مانع نہیں کیونکہ یہ روپے کے سارے حصے کو نہیں کھاتا جوں جوں آپ دوسرے کاموں پر خرچ کرتے جائیں گے اصل ٹیکس کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر آپ اپنے کھیت میں کنواں لگوائیں گے۔ تو زمین کا ٹیکس کم ہو جائے گا۔ اس نظام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اسلامی نظام تحصیل کے نتیجہ میں لوگ اپنے اموال کو کار آمد مصارف پر لگانے کے لئے مجبور ہوتے ہیں۔ اور ساتویں خصوصیت اس نظام کی یہ ہے کہ یہ نظام مزدور کی قابلیت اور صلاحیت کو کم نہیں کرتا کیونکہ ہر وہ ٹیکس جو مزدور کی آمد پر لگایا جائے یا ضروریات زندگی پر عاید کیا جائے۔ مزدور کی اہلیت کو کم کرتا اور قوم کی مجموعی پیداوار کو کم کرنے والا ہوتا ہے۔ بلکہ جہاں محنت زیادہ درکار ہوتی ہے۔ وہاں رعایت زیادہ دیتا ہے۔ افسوس کہ قلت وقت کے باعث حضرت میاں صاحب اپنے مضمون کے بعض حصوں کی حسب خواہش تشریح نہ فرما سکے

آپ کے بعد جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم۔ بی اے ایل ایل بی پلیڈر گجرات نے "احمدیت پر مخالفین کے اعتراضات کا جواب" کے موضوع پر تقریر کی۔

### خادم صاحب کی تقریر

تقریر شروع کرتے ہوئے خادم صاحب نے کہا آجکل مخالفین جن میں احرار پیش پیش ہیں احمدیت کی مخالفت کرنے کی بجائے منافرت پھیلانے کا طریق کار اختیار کئے ہوئے ہیں۔ لہذا آج میں اپنی تقریر میں انہی کے اعتراضات کا جواب دوں گا۔ آپ نے تمہیدی فقرات میں اس امر کی وضاحت کی کہ احرار کوئی مذہبی جماعت نہیں۔ بلکہ ایک سیاسی فرقہ ہے۔ جو مذہب کے چور دروازے سے سیاست کے ایوان میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ اس کے بعد ملتان کانفرنس سے متعلقہ احرار کے ترجمان آزاد کا نمبر نکال کے سب سے پہلے آپ نے احراریوں کے اس اعتراض کا جواب دیا کہ احمدی جہاد کے منکر ہیں؟ اور ثابت کیا کہ مسئلہ جہاد کے بارے میں اب کوئی اختلاف نہیں۔ جب تک اس کے کرنے کے لئے خاص حالات پیدا نہیں ہوئے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے التوا کا حکم دیئے رکھا۔ جیسا کہ ان کے اشعار میں لفظ اب اور لفظ التوا سے صاف ظاہر ہے ؎

دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
عیسیٰ مسیح کر دے گا جنگوں کا التوا

لیکن جونہی حالات جہاد کو فرض کرنے والے پیدا ہو گئے اسی مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ نے حکم صادر فرمایا کہ:۔

کاغذی جامے کو پھینک کر آہنی زرہیں پہن
وقت اب جاتا رہا ہے شوخیٔ تحریر کا
ہو چکی مشق ستم اپنوں کے سینوں پر بہت
اب ہے دشمن کی طرف رخ خنجر و شمشیر کا

لیکن اگر ان دلائل قاطعہ کے باوجود احرار اپنی ہٹ دھرمی پہ مصر رہیں تو پھر وہ دکھائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہاں جہاد بالسیف کو قیامت تک کیلئے حرام و ممنوع قرار دیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے جہادِ اسلامی کیلئے خاص شرائط کے پورا ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس سلسلے میں رویہ بعینہٖ وہی رہا ہے جو تیرھویں صدی کے مجدد (حضرت اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔

. . . . . . . . .

اسلامی جہاد کے لئے مندرجہ ذیل موٹی موٹی شرائط پر آپ نے روشنی ڈالی کہ وہ کب اور کن حالات میں فرض ہوتا ہے۔

(۱) جب دین میں جبر کیا جائے لیکن مسلمانوں کی ان سے صرف مدافعت کی صورت ہو۔

(۲) جب مسلمانوں کا کوئی امیر ہو۔

(۳) پہلے ہجرت ہو۔ کیونکہ ایسی جگہ میں قیام کرنا جہاں کے لوگوں سے احکام شریعت کو چھوڑ دینا طلب کیا جائے جائز نہیں وہاں سے ہجرت کرنا ہی واجب ہے اس کے بعد آپ نے تیرھویں صدی کے مجدد سید بریلوی اور ان کے خلیفہ سید محمد اسماعیل شہید رح کے ارشادات پڑھ کر سنائے۔

خادم صاحب نے فرمایا یہ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے کہ پہلے تو ہم پر یہ اعتراض تھا کہ ہم لوگ جہاد کے قائل نہیں ہیں مگر اس وقت خود معترضین نے اس لئے جہاد نہ کیا کہ وہ اس کے قائل تھے اور رضائیوں میں دبکے بیٹھے رہے اور جب ۱۹۴۷ء کے بعد واقعی وہ حالات پیدا ہو گئے اور احمدی اپنے امام کے حکم کے موجب اس معرکہ میں کود پڑے تو شیخ حسام الدین ملتان کانفرنس میں سوال فرما رہے ہیں "اب تم جہاد کر سکتے (احمدی) کیوں ہوں؟" گویا ایک تو ہم (احرار) ہیں کہ جب واجب سمجھتے تھے اس وقت بھی نہ کیا اور جب واجب ہو گیا پھر بھی نہ کیا۔ اور ایک تم ہو کہ ہمیشہ حق بات کرتے ہو۔ اس وقت واجب نہ تھا تو تم نے کہا واجب نہیں اور اب جب واجب ہوا تو تم بغیر مجلس احرار کی اجازت کے کود پڑے۔ اس کے بعد اس مخصوص انداز میں خادم صاحب نے احراریوں کو اس اعتراض کا جواب دیا کہ احمدی انگریز کا خود کاشتہ پودہ ہیں۔ اور آپ نے وضاحت اس کا جواب دینے کے بعد فرمایا اگر انگریز کی خوشامد کرنا ہی مقصود ہوتا تو خدا کا مسیح (۱) انگریز کو دجال قرار نہ دیتا (۲) اس کی گاڑی کو خرِ دجال کے نام سے موسوم نہ کرتا (۳) انگریز کے خدا مسیح کی وفات کا اعلان نہ کرتا (۴) یورپ اور امریکہ میں عیسائیت کے خلاف علانیہ تبلیغ شروع نہ کرتا۔ خادم صاحب کی تقریر کے وقت حاضری حسبِ معمول زیادہ تھی اور ساری کی ساری تقریر دلچسپی کے ساتھ سنی گئی۔ خادم صاحب کے دندان شکن جوابات پر درمیان میں کئی دفعہ حاضرین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

## سید ولی اللہ شاہ صاحب کی تقریر

خادم صاحب کے بعد ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی تقریر "حیاتِ آخرت پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے؟" کے موضوع پر شروع ہوئی۔ موضوع کی وسعت کے لحاظ سے پونے گھنٹے کا وقت بہت ہی کم تھا۔ لہٰذا افسوس ہے کہ شاہ صاحب ہر ممکن کوشش کے باوجود لوگوں کی اس حسرت کو تشنۂ تکمیل ہی چھوڑ گئے اور وقت ختم ہو گیا۔

تقریر شروع کرتے ہوئے مکرم شاہ صاحب نے فرمایا اسلام کے نزدیک حیاتِ آخر انسانی زندگی کا ایک ایسا مرحلہ ہے جس میں انسانی غرض و غایت کی تکمیل ہوگی۔ اسلام نے غیر مبہم اور کھلے کھلے الفاظ میں انسان کی پیدائش کی غرض و غایت اور اس کا انتہائی کمال خدا تعالیٰ کا وصال قرار دیا ہے اور اسلام نے جو مسلمانوں پر فریضہ نماز کو کم از کم پانچ بار ضروری قرار دیا ہے اور دن رات کے دوسرے اوقات میں بھی اس کے اعادہ کی تلقین فرمائی ہے وہ اسی اہمیت کی وجہ سے ہے۔ پھر انسانی پیدائش کی اسی غرض و غایت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اسلام نے حیاتِ انسانی کا سلسلہ موت کے بعد ممتد قرار دیا ہے اور دوسرے مذاہب نے بھی اس بارے میں اسلام کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔ اور انسانی زندگی کو اس دنیا کی زندگی تک ہی محدود و منتہی نہیں سمجھا بلکہ کسی نئی شکل و صورت میں اس دنیا کی زندگی ختم ہونے کے بعد بھی اسے ممتد یقین کیا ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی ہماری پیدائش کی اس غرض و غایت یعنی وصالِ الٰہی کا ذکر کیا گیا ہے وہاں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ انسان کی یہ غرض حیاتِ آخر کے دور میں پوری ہوگی۔ اس کے بعد اس نظریہ کی تائید میں حضرت شاہ صاحب نے سورہ اعراف سورۃ السجدہ۔ عنکبوت اور یونس سے اس سلسلے میں کلام پاک کے ارشادات چسپاں کر کے دکھائے۔

### انسان کی فطرت

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مکرم شاہ صاحب نے فرمایا۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کی غرض و غایت اس دنیا میں پوری ہی نہیں ہوتی بلکہ اس کا کامل ظہور زندگی کے ایک دوسرے دور میں ہوتا ہے جس کا نام اسلام نے حیاتِ آخر رکھا ہے۔ اب یہ بات انسانی فطرت میں وصالِ الٰہی کا تقاضا موجود ہے کہ نہیں۔ اور اس کے لئے اس میں ضروری قابلیتیں رکھی گئی ہیں یا نہیں۔ تاریخ بشریت پر ذرا غائر نظر ڈالنے اور اپنے نفس کا جائزہ لینے سے یہ مسئلہ خود بخود حل ہو جاتا ہے۔

### انسان کی پیدائش

انسان کی پیدائش (من طین) مٹی سے ہے اور اس کی آب پاشی (من ماء مھین) نہایت ہی حقیر پانی سے اور اس کا خمیر حماء مسنون سے اٹھایا ہوا بتلایا گیا ہے۔ پھر اس کی سرشت میں جس قسم کے ہیولیٰ سے روحانی زندگی کی رو چلائی گئی ہے اسے الٰہی روح قرار دیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔۔ انسانی پیدائش کے انہی ترکیبی عناصر کی تشریح میں تمثیلاً فرماتے ہیں:۔

"انسانی فطرت ایک ایسے درخت کی طرح واقع ہے جس کے ایک حصے کی شاخیں نجاست اور پیشاب کے گڑھے میں غرق ہیں اور دوسرے حصے کی شاخیں ایک ایسے حوض میں پڑتی ہیں جو کیوڑہ۔ گلاب اور دوسری لطیف خوشبوؤں سے پُر ہے اور ہر ایک حصے کی طرف سے جب کوئی ہوا چلتی ہے تو بدبو یا خوشبو کو جیسی کہ صورت ہو پھیلا دیتی ہے۔ اسی طرح نفسانی جذبات کی ہوا بدبو ظاہر کرتی ہے اور رحمانی نفحات کی ہوا پوشیدہ خوشبو کو پیرایہ ظہور و بروز پہناتی ہے"

اسی طرح حضرت شاہ صاحب نے اپنے مضمون کے مختلف پہلوؤں پر قرآن کریم کے ارشادات احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں بوضاحت روشنی ڈالی۔ جن جامع پہلوؤں پر آپ قلتِ وقت کے باوجود اظہار خیال کر سکے وہ یہ ہیں:۔

انسانی زندگی کی قیمت کا اندازہ

عقیدہ کی تاثیر

عقیدہ میں یقین اور عرفان کی ضرورت۔

حیاتِ انسانی کے متعلق یورپ کا زاویہ نگاہ

حیاتِ آخر کے متعلق اجتماعیہ نظریہ

فلسفہ حیات الدنیا

حیاتِ آخر کے متعلق خیالات پارینہ اور قرآن حکیم کے جوابات کی نوعیت اور استدلال۔

حقائق الاشیاء معلوم کرنے کا صحیح طریقہ۔

اخروی پیدائش کے متعلق خالق کون و مکان کی قدرت کا سوال اور اس کا جواب وغیرہ وغیرہ۔

مکرم شاہ صاحب کی تقریر کے بعد ۲۷ دسمبر ۱۹۵۰ء کا اجلاس اول ختم ہوا۔ جس کے کوئی ڈیڑھ گھنٹے کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ظہر اور عصر نمازیں پڑھانے کے لئے تشریف لائے۔ نماز کے بعد حضور وہیں تشریف فرما ہوئے اور دوسرے اجلاس کے پروگرام کے مطابق کوئی تین بجے کے قریب حضور کی تقریر دلپذیر شروع ہوئی۔ تقریر سے پہلے ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے تلاوت کلام پاک کی اور مکرم جناب ثاقب زیروی صاحب نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اپنی ایک نعت پڑھ کر سنائی۔

## جو سلسلے کا کام کریگا وہ اپنا اجر اللہ تعالیٰ سے پائے گا

"سلسلہ کے کام خدا تعالیٰ کے کام ہیں۔ جو سلسلہ کے کام کرے گا وہ اپنا اجر اللہ تعالیٰ سے پائے گا۔ اس کے لئے بار بار میں نے دوستوں کو توجہ دلائی ہے کہ تحریک جدید کی جب تحریک ہو تو بعض دوست ثواب کے لئے خواہ کارکن ہوں یا نہ ہوں کام کے لئے آگے نکل آیا کریں چنانچہ جب بھی ایسا ہوا غیر معمولی طور پر اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے کاموں میں برکت دے دی ہے"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد بالا دیکھ گذارش ہے کہ جماعتوں کے عہدہ داران اور دوسرے دوست ثواب کی نیت سے اپنی جماعت کی مکمل فہرست حضور کے پیش کریں۔ اور یہ کوشش کریں کہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں بجٹ بنانے کے نئے جلد سے جلد آپ کی مکمل فہرست حضور کے پیش ہو جائے ساتھ ہی یہ بھی نوٹ رکھیں کہ تحریک جدید کے وعدے گذشتہ سال سے بہر حال اضافہ سے ہوں۔ فرمایا:۔

"میں دوستوں سے امید کرتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے وہ پہلے سالوں سے بڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ بلکہ جتنی قربانی اسے پیش کرنی پڑتی ہے اتنا ہی وہ اخلاص میں آگے بڑھ جاتا ہے"

وکیل المال تحریک جدید

## معذرت

از حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی دار المسیح قادیان

مجھے آجکل کچھ دماغی تکلیف ہے جس کی وجہ سے لکھنا پڑھنا قریباً بند ہے۔ مجبوراً اگر کوئی خط لکھوں بھی تو دماغ انکار کرتا اور بھاری بوجھ اور تکان محسوس کرتا ہے مگر خطوط لکھنے والے بزرگ دوست اور عزیز میری اس تکلیف سے واقف نہیں۔ ہر خط کا جواب میرے لئے ناممکن ہے جو نہ لکھ سکنے کا مجھے افسوس بھی ہے اور دل و دماغ پر بوجھ بھی۔ لہٰذا خطوط لکھنے والوں کیلئے مقدور بھر دعائیں تو کرتا ہوں۔ لیکن جواب لکھنا آجکل میرے لئے سخت مشکل ہے۔ خاکسار عبد الرحمٰن قادیانی دار المسیح قادیان

# میری ہمشیرہ مرحومہ

(از مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ)

میری ہمشیرہ مکرمہ زینب النساء صاحبہ مرحومہ کا جنازہ احباب اپنی اپنی جگہ پڑھ کر ممنون فرمائیں۔

مرحومہ ہم بہن بھائیوں میں سے سب سے بڑی تھیں ان کی عمر ۷۶ سال کے قریب تھی۔ عبادت تقویٰ اور نیک شعاری کی وجہ سے مستورات میں بزرگ صاحبہ کے نام سے موسوم تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے بہت محبت رکھتی تھیں۔ اور انہیں کے ہاں اکثر ان کی بود و باش تھی۔ خصوصاً بیگم صاحبہ نواب محمد عبد اللہ خان صاحب اور بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب تو انہیں اپنے ہاں ٹھہرنے کے لئے مجبور کرتے۔ اور ان کی جدائی کو پسند نہ فرماتے اور وہ ان کے ہاں خوش رہتیں۔

گذشتہ ماہ مجھے جب لاہور جانے کا اتفاق ہوا اور ان سے رتن باغ میں ملا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ وہ کلرسیدان جانا چاہتی ہیں۔ جہاں ہجرت کے بعد ان کے اکلوتے بیٹے سید محمد عبد اللہ شاہ صاحب مقیم ہیں۔ وہ بیار رہتے اور وہ چاہتی تھیں کہ ان سے مل آویں۔ میں نے کہا۔ اب انہیں آرام ہے۔ آپ جلدی نہ کریں۔ میں نے ایک ماہ کی رخصت لی ہوئی ہے۔ میں آپ کے ساتھ جاؤں . . . . . . . . نے میری یہ تجویز مان لی۔ مگر جب میں سیالکوٹ سے واپس آیا تو معلوم ہوا۔ کہ وہ اپنے ایک عزیز کی آمد کو غنیمت سمجھتے ہوئے کلرسیدان چلی گئیں صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب جو راولپنڈی جا رہے تھے۔ اس موقعہ کو بھی انہوں نے غنیمت سمجھا آخری اطلاع یہ تھی۔ کہ وہ جلسہ میں اپنے لڑکے کے ہمراہ آ رہی ہیں۔ لیکن ۲۶ دسمبر کو مجھے خط ملا کہ وہ انفلوانزا کی وجہ سے بیمار ہیں اور سفر کے ناقابل ہیں بعد میں تار سے اطلاع ملی۔ کہ وہ فوت ہو گئی ہیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

وہ ایسی جگہ فوت ہوئی ہیں۔ جہاں احمدیوں کے صرف دو گھر ہیں۔ یہی مجھے بھی خدشہ تھا۔ اس لئے میں انہیں جانے سے روکتا تھا۔ احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس نیک عابدہ ہمشیرہ کا جنازہ پڑھ کر ممنون فرمائیں۔ وہ تمام جماعت کے لئے دعاگو رہتی تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی وہ اتنی پابند تھیں کہ بڑھاپے کے باوجود کبھی رمضان کے روزے ترک نہیں کئے۔ حالانکہ میں ہمیشہ ان کو مشورہ دیتا۔ کہ اس عمر اور کمزوری میں آپ کے لئے اجازت ہے کہ آپ روزہ ترک کر دیں۔ لیکن وہ فرماتیں کہ مجھے ترک کرنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ احمدی خواتین ان کے نیک . . . . سے اچھی طرح واقف ہیں۔ وہ صحابیہ تھیں . . . . . . ابھی بیماری کی اطلاع نہیں ملی تھی

اس سے چند روز پیشتر عزیزہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے مجھے اپنا ایک خواب سنایا۔ کہ یہاں پھوپھی جان کا ایک نیا مکان بنا ہے۔ جو خوبصورت ہے۔ اس کے ایک کمرہ میں جو بہت ہی سجا ہوا ہے۔ اس میں ایک تخت پوش پر وہ نماز پڑھنے لگیں ہیں۔ ان کا لباس نہایت خوبصورت ہے۔ رستہ میں ان کے دل میں خیال آیا۔ کہ وہ پھوپھی صاحبہ کو پانچ روپے نذرانہ اور دعا کی درخواست کریں۔ اس غرض کے لئے وہ دروازے سے جھانکیں۔ کہ انہوں نے اللہ اکبر کہا۔ اور نماز میں مشغول ہو گئیں۔ مجھ سے تعبیر پوچھی۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ ان کے بلند مقام پر دلالت کرتی ہے۔ اور آپ کی دعا قبول ہوگی۔ مجھے اس سے ان کی وفات کے متعلق خیال نہ آیا۔ وہ دنیا میں بھی عابدہ تھیں اور جب یہاں سے رخصت ہوئیں۔ تو عابدہ ہونے کی حالت میں۔ اور وہاں بھی ان کو عبودیت کا مقام حاصل ہے۔ ان کی جدائی نے اُم طاہر کی جدائی کا صدمہ پھر تازہ کر دیا ہے۔ ایسا ہی اور بھی صدمے . . . ہم بھی اس راہ پر گامزن ہیں۔ اللہ کرے کہ . . . . . . با خیر ہو۔ اور عبد کی حالت . . . . بیماری . . . . . . . .

## پروانہ وار تبلیغ کی جائے!

"انبیاء کے دشمنوں کو انبیاء اور ان کی جماعتوں سے کس قدر کینہ اور بغض ہوتا ہے۔ اور اسے آسانی سے دور نہیں کیا جا سکتا۔ اسے دور کرنے کے لئے ایک بہت بڑی جد و جہد کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس جب تک ہماری جماعت دیوانہ وار تبلیغ میں نہ لگ جائے۔ اور جب تک اسے دنیا مجنون نہ کہنے لگ جائے۔ اس وقت تک تبلیغ کامیاب نہیں ہو سکتی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ ابھی ہماری کوشش اس مقام پر نہیں پہنچی۔ اور ابھی ہم نے اس رنگ میں کام شروع نہیں کیا۔ کہ دنیا ہمیں مجنون سمجھنے لگ جائے۔ بغیر دیوانہ کہلانے منزل مقصود تک پہنچنا مشکل ہے"

(الفضل یکم نومبر ۴۶ء)

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

## درخواست دعا

میرا لڑکا طاہر احمد کئی روز سے ٹائیفائڈ سے بیمار ہے۔ کمزوری زیادہ ہو گئی ہے۔ تمام جماعت سے اور حضور ضا درویشان قادیان سے نیز صحابہ کرام سے دردمندانہ گذارش ہے۔ کہ میرے بچہ کی صحت و تندرستی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں

(محمد سلیم عارف زعیم حلقہ دہلی گیٹ لاہور)

# خواجہ عبد الرحمٰن صاحب مرحوم

(از حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

خواجہ عبد الرحمٰن صاحب ریٹائرڈ امیر جماعت احمدیہ کشمیر کی وفات کی اچانک خبر ملنے سے بہت افسوس ہوا۔ میں اس عزیز کو اس وقت سے جانتا تھا۔ جب کہ وہ چھوٹی عمر میں قادیان کے ٹی۔ آئی ہائی سکول میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ میں اس وقت اس سکول کا ہیڈ ماسٹر تھا۔ اور خواجہ صاحب مرحوم سکول کے بورڈنگ میں رہتے تھے۔ چونکہ سکول اور بورڈنگ کا افسر ہونے کے مجھے ان کے حالات اور اخلاق دیکھنے کا بہت اتفاق ہوتا رہا۔ مرحوم ایک نہائیت ہی نیک اور شریف طالب علم تھے۔ کبھی کسی کے ساتھ ان کا کوئی جھگڑا نہ ہوا۔ اپنے استادوں کا انتہا ادب کرتے تھے۔ کہ سب ان سے خوش رہتے تھے۔ اس کے بعد جب وہ اپنے وطن جا کر ملازم ہو گئے تب بھی ان سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا۔ سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا ان کو طبعاً ایک جوش تھا۔ اور نہائیت اخلاق کے ساتھ وہ دوسروں پر اپنا نیک اثر ڈالتے تھے۔ خدا تعالیٰ کی توحید اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت اور حضرت مرزا صاحب کی مسیحیت اور مہدویت پر ان کو صدق دل سے ایمان تھا۔ اور ان کی طبیعت میں یہ جوش تھا کہ خدا تعالیٰ کی توحید کشمیر میں اور تمام ملکوں میں پھیل جائے۔ اور قائم ہو جائے۔ وہ مجھے اس غرض کے لئے اپنے خطوں میں تاکید کرتے رہتے تھے۔ کہ میں دعائیں کروں۔ کہ توحید الٰہی دنیا میں پھیل جائے۔ اور سب لوگ شرک کو ترک کر کے توحید پر قائم ہو جائیں۔ ان کی وفات کا مجھے بہت افسوس ہوا۔ کیونکہ ان کی بیماری کی کوئی خبر نہیں آئی تھی۔ اور ان ایام میں وہ میرے دو پوتوں کی خبر گیری کرتے تھے۔ جو میرے بیٹے مفتی منظور مرحوم کی وفات کے بعد کشمیر میں رہ گئے تھے۔ اور سیاسی انقلابات کے سبب ان کا میرے پاس آنا ایک مدت تک نہ ہو سکا۔ خواجہ صاحب مرحوم ہر طرح سے ان کی تعلیم و تربیت اور پرورش کی طرف متوجہ رہے اور میں انہیں بچوں کی ضرورت کے مطابق خرچ بھیجتا رہا۔

مرحوم نے اپنے بیٹوں کو تعلیم و تربیت کے واسطے قادیان بھیجدیا تھا۔ اور اب سے ان کے دو لڑکے پاکستان میں مقیم ہیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے باپ کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں میں درد دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ کریم مرحوم کو جنت فردوس میں بلند مقامات عطا کرے۔ اور ان کی اولاد کو صالح اور صاحب اقبال بنائے۔ جب میں نے اپنی کتاب میں شائع کرنے کے لئے سرینگر میں قبر مسیح کا فوٹو لیا۔ تو مرحوم بھی میرے ساتھ اس موقع میں شامل تھے۔ اور میری کتاب کی تصنیف کے کام میں مجھے امداد دیتے رہے

## سپین کے احمدی مبلغ کی طرف سے درخواست دعا

احباب کرام — السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

ہسپانوی حکومت نے اگست ۱۹۵۰ء میں اسلامی اصول کی فلاسفی کی اشاعت کی اجازت دے دی تھی۔ بندہ مصروفیت کے باعث اور کافی رقم پاس موجود نہ ہونے کی وجہ سے اس کی طباعت نومبر کے آخر تک شروع نہ کر سکا ۹ دسمبر تک مطبع والوں نے کتاب مکمل کر لینی تھی۔ اور بندہ نے پانچ سال کے بعد بوہ پیارے مقدس آقا کے قدموں میں حاضر ہونے کے لئے ۱۲ دسمبر کو ہوائی جہاز میں سیٹ ریزرو کروائی ہوئی تھی۔ کہ اچانک وزیر تعلیم کا خاص حکم کتاب کی اشاعت روک دینے کا ہوتا ہے۔ بندہ اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہا ہے خود وزیر متعلقہ سے ملنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ بلکہ ۹ دسمبر کو وعدہ بھی کیا۔ کہ اشاعت کی اجازت دے دی گئی مگر پھر انکار کر دیا۔ اب جب تک معاملہ حل نہیں ہو جاتا۔ بندہ نے سفر ملتوی کر دیا ہے۔ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں شرکت سے محروم رہنے کا بے حد صدمہ ہے۔ سب احباب کی ملاقات سے محروم رہنے کا بے حد صدمہ ہے۔ اور سخت غم اور قلق ہے مگر خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر یہ قربانی کرتا ہوں۔ احباب دردبھری دعاؤں کے ساتھ میری مدد کریں۔ کہ مالک ارض و سماء حاکموں کے دلوں کو کھول دے اور وہ کتاب کی اشاعت کی دوبارہ اجازت دیدیں۔ آپ کا دینی بھائی تبلیغ اسلام کا ایک ادنیٰ سپاہی کرم الٰہی ظفر



## درخواست ہائے دعا

عاجز کی اہلیہ بعارضہ خون کی کمی کے سخت علیل ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں

(خاکسار سید احتشام الدین احمد از جمشید پور)

(۲) میرے بھائی ایس۔ اے بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے عابد شریف صاحب امیر جماعت ساگر شیموگہ ڈسٹرکٹ کے ہاں پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ نام مجیدہ خاتون تجویز کیا گیا ہے۔ یہ بچی جناب میر عبد الجلیل صاحب کی نواسی اور الحاج جناب میر کلیم اللہ صاحب آر۔ ایم پنشنر مرورس شیموگہ کی پڑنواسی ہے۔ احباب نومولودہ کی درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (منیر احمد احمدی)

| نام و پتہ | کوپن نمبر / تاریخ | روپے |
|---|---|---|
| چوہدری غلام نبی صاحب گوٹھ امام بخش ضلع نوابشاہ سندھ | ۸۲۱ / ۲۶ ۶/۴۹ | ۱۴/- |
| اہلیہ صاحبہ " " | | ۶/- |
| چوہدری عبدالصمد صاحب " " | | ۸/- |
| بیوہ چراغ بی بی صاحبہ مرالی والہ ضلع گوجرانوالہ | ۸۳۶ / ۲۶ ۶/۴۹ | ۱۶/-/- |

## درخواست دعاء مغفرت

میری لخت جگر نسیم اختر بیگم بعمر ۲۶ سال بعارضہ پلوریسی وفات پا گئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ مرحومہ نے ایک کمسن لڑکا اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں برکت دے اور اسے خادم دین بنائے۔ عبدالحمید چغتائی دارالسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور

## درخواست ہائے دعا

میری والدہ صاحبہ چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔

محمد حنیف چنیوٹ ضلع جھنگ

(۲) میرا بھتیجا عزیزم نذیر احمد عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب اس کی کامل صحت کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ سردار محمد لاہور



# موصی صاحبان کے لئے

مندرجہ ذیل موصی صاحبان کی رقوم ان کے وصیت نمبر نہ ملنے کی وجہ سے بغیر اندراج کے پڑی ہوئی ہیں۔ لہٰذا ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے نمبر وصیت سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ اور اگر ان کو اپنے نمبر وصیت معلوم نہ ہو سکیں۔ تو پھر کم از کم اپنی ولدیت مع سابقہ سکونت کے ہی تحریر فرمائیں۔ تاکہ ان کی ادا کردہ رقوم کا اندراج ان کے کھاتہ جات حصہ آمد میں کر دیا جائے۔ نیز اطلاع دیتے وقت مندرجہ کوپن اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔ کیونکہ بغیر کوپن نمبر اور تاریخ کے کسی رقم کا تلاش کرنا مشکل ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ ضلع جھنگ)

| نام و پتہ | کوپن نمبر / تاریخ | روپے |
|---|---|---|
| محمد شریف صاحب ڈرگ روڈ کراچی | ۱۱۸ / ۱۰-۵-۴۹ | ۷/-/- |
| عبدالرحمن صاحب باندھی سندھ | ۶۰۰۴ / ۱۰ ۵/۴۹ | ۵۰/- |
| محمد علی خان صاحب " " | " | ۴۲۵/- |
| اسمٰعیل خان صاحب پیر دغزبی ڈیرہ غازیخان | ۱۴۰ / ۱۰ ۵/۴۹ | ۵/- |
| چوہدری محمد الدین صاحب چک ۳۳ ج ب سرگودھا | ۴۷۶۷ / ۱۰ ۵/۴۹ | ۱۰/-/- |
| سید عبدالغنی صاحب ظفر اسسٹنٹ ہند | ۴۷۸۲ / ۱۲ ۵/۴۹ | ۵/- |
| نذیر احمد صاحب دروبیکے گوجرانوالہ | ۲۲۹ / ۱۷ ۵/۴۹ | ۴/- |
| محمد صادق ڈبہ ٹیک سنگھ لائلپور | ۲۵۴ / ۱۸ ۵/۴۹ | ۷/۸/- |
| حاجی نذیر احمد صاحب " " | ۲۵۷ / ۱۸ ۵/۴۹ | ۱۰/- |
| اہلیہ عبدالرزاق صاحب ڈیرہ غازیخان | ۲۶۵ / ۱۹ ۵/۴۹ | -/۴/- |
| محمد خان صاحب ڈاکخانہ دل بہاولپور ریاست | ۳۱۹ / ۲۴ ۵/۴۹ | ۲۰/- |
| بیوہ خاتون صاحبہ کوئٹہ | ۵ / ۲۹ ۵/۴۹ | ۴/- |
| محمد عبداللہ صاحب سرگودھا | ۵۱۸۷ / ۲۹ ۵/۴۹ | ۱۱/۵/- |
| مشتاق احمد صاحب " | " | ۵/- |
| مخدوم عثمان صاحب " | " | ۶/۱۲/- |
| برکت علی اڈہ سمندری ضلع لائلپور | ۴۶۹۶ / ۳۰ ۵/۴۹ | ۱۰/- |
| رحمت بی بی صاحبہ پاکپتن منٹگمری | ۳۹۰ / ۳۱ ۵/۴۹ | ۸/- |
| بشیر احمد صاحب ڈسکہ سیالکوٹ | ۳۹۲ / ۳۱ ۵/۴۹ | ۸/- |
| غلام احمد صاحب " | " | ۸/- |
| شیخ عبدالحق صاحب مدنپورہ مظفرآبادی گلی محمدی تیرا بالا دوم بمبئی | ۳۹۶ / ۳۱ ۵/۴۹ | ۴۴/۲/- |
| مرزا بشیر احمد صاحب ۱۲ ٹمپل روڈ لاہور | ۴۳۱ / ۳۱ ۵/۴۹ | ۴۵/۷ |
| عبدالرحمن صاحب " " | " | ۵/- |
| حکیم غلام احمد صاحب " | " | ۴/۴/- |
| چوہدری غلام محمد صاحب " | " | ۸/- |
| محمد ابراہیم صاحب مردان صوبہ سرحد | ۴۳۳ / ۳۱ ۵/۴۹ | ۱۰/- |
| مرزا خوشی محمد صاحب اوکاڑہ منٹگمری | ۴۹۱ / ۴ ۶/۴۹ | ۳/۱۲/- |
| بابو فقیر اللہ آنریری انسپکٹر بیت المال ۱۰ ایبٹ روڈ لاہور | ۴۸۷ / ۴ ۶/۴۹ | ۹۰/- |
| ماسٹر سراج دین صاحب " | " | ۹/- |
| ڈاکٹر عبدالغنی صاحب حیدرآباد سندھ | ۵۱۰ / ۶ ۶/۴۹ | ۱۶/- |
| ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب آف موگا حیدرآباد سندھ | ۵۱۰ / ۶ ۶/۴۹ | ۱۶/- |
| عبدالرحمن صاحب بنگالی " " | " | ۱۵/- |
| میاں حفیظ احمد صاحب انسپکٹر گوجرانوالہ | ۵۰۹ / ۶ ۶/۴۹ | ۴۵/- |
| شیخ عنایت اللہ کوآن کوٹ سندھ | ۱۷۸ / ۷ ۶/۴۹ | ۱۲۴/- |
| محمد صادق مدرسہ کنگال تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ | ۵۸۴ / ۱۰ ۶/۴۹ | ۱۷/۱۲/- |
| ایم رشید صاحب خوشاب | ۵۹۱ / ۱۰ ۶/۴۹ | ۵/- |
| سید محمد حسن صاحب سمندری لائلپور | ۶۱۳ / ۱۴ ۶/۴۹ | ۲۵/۱۱/- |
| فضل الدین صاحب مہاجر گوکل سیالکوٹ | ۶۲۶ / ۱۴ ۶/۴۹ | ۱/- |
| ایم۔ بی۔ اے احمدی ۲۲۳۱۷ انگلو ایرانین کمپنی بمبئی | ۶۹۴ / ۱۹ ۶/۴۹ | ۶۲/- |
| چوہدری محمد بخش صاحب درگانوالی سیالکوٹ | ۷۲۸ / ۲۰ ۶/۴۹ | ۱۰/- |
| ڈاکٹر حمید الدین صاحب چکوال ضلع جہلم | ۵۳۶۹ / ۲۰ ۶/۴۹ | ۸/-/- |
| میاں بشیر احمد این۔ ڈبلیو۔ آر سمہ سٹہ | ۷۴۰ / ۲۰ ۶/۴۹ | ۱۴/- |
| سردار محمد صاحب سارجنٹ والا حال ناروال سیالکوٹ | ۷۸۷ / ۲۵ ۶/۴۹ | ۳۵/- |
| اقبال بیگم صاحبہ جانکے سیالکوٹ | ۷۹۹ / ۲۵ ۶/۴۹ | ۵/- |
| غلام فاطمہ صاحبہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ | ۸۱۱ / ۲۶ ۶/۴۹ | ۱/-/- |





## تنازعہ کوریا سے ہم کو سبق لینے کی ضرورت ہے

(ڈاکٹر ارالف بنش)

واشنگٹن ۳۰ دسمبر۔ ادارہ اقوام متحدہ کی ٹرسٹی شپ کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر رالف بنش نے ریاست ہائے متحدہ کے سیاسی رہنماؤں اور معلموں کے ایک مجمع کو خطاب کرتے ہوئے کہا ہے "تنازعہ کوریا سے ہم کو یہ بھی سبق ملتا ہے کہ کس طرح عالمی ممالک میں صلح و امن قائم کیا جا سکتا ہے میری خواہش ہے کہ عالمی ممالک اس سبق سے جلد از جلد فائدہ اٹھائیں۔ صلح و امن قائم رکھنے کے لئے ہمارا فرض ہے کہ ادارہ اقوام متحدہ کو مضبوط بنیادوں پر قائم کیا جائے اور اراکین کے عہد و پیمان کے بعد ایک ایسی بین الاقوامی فوج ترتیب دی جائے۔ جو ہر قسم کی جارحانہ کارروائیوں کو کم از کم مدت میں پسپا کر دینے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ اگر ادارہ اقوام متحدہ کو ایسی فوج کی معاونت ہو جاتی ہے۔ تو میں یقین کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ پھر عالمی ممالک میں خطرۂ جنگ بالکل ناپید ہو جائے گا۔ کوریا میں شکست اور پسپائی سے بر زیادہ اہم ہے کہ آزادی۔ مساوی حقوق اور انفرادی حیثیت سے ہر شخص کو تخریبی اور جارحانہ کارروائیوں کے خلاف تحفظ کے بنیادی اصولوں کو سمجھا جائے اور ان پر سختی کے ساتھ عمل بھی کیا جائے۔ میری خواہش ہے کہ ہم ان اصولوں پر کاربند ہوں جو آئندہ کسی وقت بھی تخریبی اور جارحانہ عناصر کو سر اٹھانے کا موقع نہ دیں (پی۔ سی۔ ا۔ س)

## ریگستانوں کو کارآمد بنانیکا مسئلہ

عمان ۲ جنوری۔ یہاں آئندہ موسم خزاں میں عرب انجینئروں کی جو پانچویں کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ اس میں جس خاص مسئلہ پر گفتگو ہو گی۔ وہ عرب ملکوں ریگستانوں کو کارآمد بنانے کا مسئلہ ہے کانفرنس اردن کے لئے ترقی کے متعدد منصوبوں پر بھی غور کرے گی۔ ان میں ملک میں مواصلات کی تنظیم۔ ہمسایہ عرب ممالک سے مواصلات میں تعاون زراعت اور صنعت کے لئے ملک کے پانی کے وسائل کا استعمال۔ ایندھن کا مسئلہ اور عمان کے شہر کی ترقی شامل ہے۔ (اسٹار)

سنگاپور ۲ جنوری۔ سنگاپور کی حکومت اس پر غور کر رہی ہے کہ "دختر صحرا" پر تھا ... کے سلسلہ میں جو فسادات ہوئے ہیں۔ ان میں زخم اور نقصانات کا معاوضہ دیا جائے۔ اس مسئلہ پر قانونی اور مالیاتی ماہرین کا مشورہ حاصل کرنے کے بعد اس سلسلہ میں کوئی سرکاری بیان شائع کیا جائے گا۔

# کوریا میں اخبارات پر سنسر زیادہ سخت کر دیا جائے گا

ٹوکیو ۲ جنوری۔ کوریا میں اخبارات کا سنسر زیادہ سخت کر دیا جائیگا۔ تاکہ آئندہ حادثوں کی غلط خبریں شائع نہ ہو سکیں —— جنرل میک آرتھر کے ہیڈ کوارٹر کے ترجمان نے بتایا کہ اس قسم کی غلط خبروں کا جاپان میں بہت خراب اثر ہو رہا ہے۔ جہاں بعض اخباروں نے اقوام متحدہ کے بتدریج انخلاء کو پسپائی سے تعبیر کیا ہے۔



ترجمان نے یہ بھی کہا۔ ہم کئی روز سے جانتے تھے کہ ایک بڑا اشتراکی حملہ شروع ہونے والا ہے۔ اور اس سے ہمیں کوئی تعجب نہیں ہوا۔" انہوں نے یہ بھی بتایا کہ سنسر کو سخت کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بُری خبریں روک لی جائیں —— یہ تجویز کی گئی ہے کہ خبروں کی اشاعت میں ۲۴ سے کر ۴۸ گھنٹوں تک کی تاخیر سے بھی عوام صورت حال سے پوری طرح واقف رہ سکتے ہیں اور دشمن تک ایسی خبر ہر وقت پہنچنے سے روکی جا سکتی ہے۔ (اسٹار)

## مشرق وسطیٰ کا دفاعی منصوبہ اور اسرائیل

لیک سکیس ۲۰ جنوری۔ یہاں گذشتہ شب یہ افواہ گرم تھی کہ معاہدہ اوقیانوس کے طرز کے مجوزہ فوجی دفاعی منصوبہ میں اسرائیل کو بھی شریک کیا جانے والا ہے۔ یہ بھی کہا جا رہا تھا کہ اس تجویز کو اسرائیلی اور برطانوی حمایت حاصل ہے۔ اور بن گورین اسی سلسلہ میں حال میں لندن گئے تھے ترکی اور یونان کو بھی اس میں شریک کیا جائیگا لیکن اب تک اس کے لئے راستہ ہموار نہیں (اسٹار)

## قادیان کے جلسہ سالانہ کی روئداد (بقیہ صفحہ ۲)

مولانا مودودی صاحب کے نقطۂ نگاہ پر تبصرہ کرتے ہوئے مضمون سے ہٹ کر حکیم صاحب موصوف نے اس خیال کا اظہار کیا کہ پاکستان میں مذہبی اختلاف کی بناء پر بعض آدمیوں کو شہید کر دیا گیا ہے۔ اور بین السطور حکیم صاحب کے الفاظ سے یہ مترشح ہوتا تھا کہ گویا وہ حکومت ہند کی بجائے وہ شہری ہیں۔ اسی بارے میں برتری بیان کر رہے ہیں۔

### صداقت حضرت مسیح موعود از روئے سکھ کتب

آپ کی تقریر کے بعد مکرم مرزا احمد حسین صاحب نے سکھ کتب کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کی۔ آپ نے بتایا کہ سکھوں کی مذہبی کتب میں نہایت وضاحت کے ساتھ ایک ایسے مصلح کے مبعوث ہونے کی خبر دی گئی تھی جو مسلمان ہوگا۔ مغل قوم سے تعلق رکھتا ہوگا۔ اور بٹالہ کی تحصیل میں پیدا ہوگا۔ چنانچہ یہ پیشگوئی لفظ بلفظ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے وجود باوجود میں پوری ہو چکی ہے۔ آپ کی تقریر کے وقت سکھ حضرات بڑی کثرت سے موجود تھے اور انہوں نے بڑی دلچسپی سے تقریر سنی۔

### اسلام اور کمیونزم

اس کے بعد مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے اسلام اور کمیونزم پر تقریر فرمائی آپ نے فرمایا۔ اگرچہ کمیونزم کی تحریک بظاہر ایک اقتصادی اور تمدنی تحریک ہے۔ مگر دراصل اس کا اثر غیر محدود ہے یہ مذہب اور خدا کے تصور کو دنیا سے مٹا دینا چاہتی ہے۔ اس لئے برعظیم ہند و پاکستان کے ہر سچے خدا پرست کا یہ فرض ہے کہ وہ اس تحریک کے خطرناک اور دور رس نتائج کو محسوس کرے اور آنے والی نسلوں کو اس سے بچانے کی کوشش کرے۔ آپ نے کمیونزم اور اسلام کے اصولوں کا موازنہ کرتے ہوئے اسلامی تعلیم کی برتری ثابت کی اور بتایا کہ کمیونزم امیر اور غریب کے جس امتیاز کو دور کرنا ۴

۴ چاہتا ہے۔ اسلام بھی اسے دور کرتا ہے مگر ایسے طور پر کہ دنیا کمیونزم کے بد اثرات سے محفوظ رہے۔ انفرادی آزادی بھی قائم رہے اور سرمایہ داری کو بھی پنپنے کا موقع نہ ملے۔

بالآخر شیخ صاحب موصوف نے فرمایا:-

**حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اگرچہ وہ ایک ہندوستانی شہری کے ذاتی خیالات ہیں اور خود ان کے کہنے کے مطابق حکومت پاکستان اس کی ذمہ دار نہیں ہے۔ لیکن ایک پاکستانی شہری کی حیثیت سے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ میں اس مجلس میں اس امر کا اظہار کر دوں کہ مجھے ان کے خیالات سے سخت اختلاف ہے میں اور میرے رفقاء اور جماعت احمدیہ کے تمام وہ افراد جو پاکستان کے شہری ہیں۔ حکومت پاکستان کے نہایت وفادار اور اس کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار اور آمادہ ہیں۔ اور میں پاکستان کا شہری ہونے میں فخر محسوس کرتا ہوں۔**

# مصر کشمیر کو وہی اہمیت دیتا ہے جو وادئ نیل کو حاصل ہے (مصری سفیر)

کراچی ۲ جنوری۔ ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان میں مصری سفیر عبدالوہاب عظام پاشا نے اعلان کیا کہ مصر کشمیر کو اتنی ہی اہمیت دیتا ہے جتنی کہ وہ وادئ نیل کو دے رہا ہے اور اہل مصر کو اپنے پاکستانی بھائیوں کے مطالبے سے پوری پوری ہمدردی ہے۔ مذکورہ بالا تقریب کی صدارت سید سلیمان ندوی نے کی سید سلیمان ندوی نے اپنی تقریر میں اس گفتگو کا ذکر کیا جو انہوں نے ۱۹۲۰ء میں مرحوم سعد زغلول پاشا کے ساتھ کی تھی۔ اور جس میں انہوں نے کہا تھا کہ تمام اسلامی ممالک ایک ایک کر کے اپنی جنگ آزادی میں کامیاب ہو جائیں گے اور ایک مضبوط اسلامی بلاک کی تشکیل کریں گے۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان اور انڈونیشیا ۔۔۔ ۔۔۔ آزادی کی جدوجہد میں مصروف ہے اور ہر جگہ سیاسی بیداری عام ہوتی جا رہی ہے اور وہ دن دور نہیں ہے جب سعد زغلول پاشا کا کہنا حرف بحرف پورا ہو جائے گا۔

## جاپان کو دوبارہ مسلح کرنے کے معاہدہ پہ جلد ہی دستخط ہو جائیں گے

لنڈن ۲ جنوری۔ برطانوی دفتر خارجہ سے اس بات کی تصدیق ہو گئی ہے کہ جاپان کو دوبارہ مسلح کرنے کی تحریک کے بارے میں امریکہ نے مغربی اتحادیوں سے مشورہ نہیں کیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ جاپان پولیس میں جو ۷۵ ہزار سپاہی بھرتی کئے جا رہے ہیں وہ محض اندرونی انتظامات کے لئے ہیں۔

جاپانی وزیر اعظم مسٹر شیوو دا نے کہا ہے کہ جاپان کے ساتھ معاہدہ امن پر جلد ہی دستخط ہو جائیں گے۔ اور اس معاہدے کی رو سے جاپان کی آزادی برقرار رہے گی۔ آپ نے کہا جاپانی عوام کو ایسی افواہوں سے پریشان نہیں ہونا چاہئے کہ تیسری عالمگیر جنگ ناگزیر ہے

## ہماری آزادی خطرہ میں ہے

واشنگٹن ۲ جنوری آج رات امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن نے امریکی عوام کو آگاہ کیا ہے کہ وہ ایک انتہائی نازک اور ہنگامی صورت حال سے دوچار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری آزادی اور ہمارا طرز معاشرت سخت خطرہ میں ہے۔ مسٹر ایچی سن نے یہ بیان آخری سال کے پیغام میں دیا ہے جو آج رات محکمہ خارجہ کی جانب سے جاری کیا گیا ہے۔

## جرمنی کے ساتھ حالتِ جنگ کا خاتمہ

نئی دہلی ۳۱ دسمبر۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۵۱ء سے ہندوستان نے جرمنی کے ساتھ "حالت جنگ" کے خاتمہ کا اعلان کر دیا ہے اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہندوستان نے جرمنی کے ساتھ اس معاہدہ امن پر دستخط کر دیئے ہیں جس کی شرائط اتحادی طاقتوں کی جانب سے پیش کی گئی تھیں۔

## برطانیہ میں عرب کے تیل کی مزید خریداری

لنڈن ۲ جنوری۔ یہاں جاری شدہ سرکاری اعداد کے مطابق برطانیہ نے گذشتہ سال کے پہلے گیارہ مہینوں میں سعودی عرب سے ۲۵۷۶۳۴۰۰ گیلن غیر صاف شدہ تیل قیمتی ۷۴۰۳۱۸ پاؤنڈ درآمد کیا۔ اسی مدت میں ۵۲۲۲۱۱۵ پاؤنڈ کی قیمت کا ۲۷۶۱۲۰۰۰ گیلن تیل درآمد ہوا تھا۔ (اسٹار)

## مردان شوگر مل سے کھانڈ کی روانگی

مردان یکم جنوری۔ مردان شوگر مل کے افتتاح کے دس دن کے بعد آج مردان سے کھانڈ کی بھری ہوئی ایک اسپیشل ٹرین کراچی روانہ ہو گئی۔ وزیر اعظم سرحد خان عبدالقیوم نے ایک نشری تقریر میں بتایا ہے کہ پاکستان بھر سے تاجر مردان پہنچ رہے ہیں اور کھانڈ کے سودے کر رہے ہیں۔ ہر روز پچاس ہزار ٹن گنے سے کھانڈ تیار کی جا رہی ہے اور کاشتکاروں کو گنے کی نقد قیمت ادا کر دی جاتی ہے۔ لیکن حکومت صرف انہی لوگوں کو پرمٹ دیتی ہے جو گنے کے کھیتوں کے مالک ہیں۔ مجوزہ روڈ ٹرانسپورٹ نیشنلائزیشن بل کے بارے میں خان عبدالقیوم نے بتایا کہ یہ قدم عوام کی خواہشات کے مطابق اٹھایا جا رہا ہے۔ اس بل کی منظوری کے بعد بیکار ہونے والے ڈرائیوروں اور آپریٹروں کو حکومت خود ملازم رکھ لے گی اور جو لوگ اس بل سے متاثر ہوں گے انہیں کوئی مالی خسارہ نہیں ہونے دیا جائے گا۔